سوال

(404) امیر کی طاعت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک شخص کو متفقہ طور پر امیر منتخب کیا گیا، پھر اس کی امارت کے دوران ہی چند لوگوں نے ایک دوسرے شخص کو امیر بنا دیا ہے۔ اب ہم کس امیر کی اطاعت کریں، نیز ہمارے ایک عالم دین نے ''اِنَّہٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ'' کا ترجمہ ''وہ حرام کا بیٹا تھا'' کیا ہے، کیا یہ ترجمہ صحیح ہے؟۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت نے جن امرا کی سمع واطاعت کا حکم دیا ہے اور اس کے متعلق بہت تاکید فرمائی ہے، ان سے مراد با اختیار شرعی امرا ہیں۔ ہمارے ہاں امیر کا انتخاب کسی جماعت یا ادارہ کا نظام چلانے کے لیے ہوتا ہے۔ اس بنا پر ان کی حیثیت ایک دستوری امیر کی ہوتی ہے، اس لیے پیش آمدہ اشکال جماعتی دستور کی روشنی میں حل کیا جانا مناسب ہے یا پھر اس سلسلہ میں مرکز سے رابطہ قائم کیا جائے۔ کیونکہ یہ ایک انتظامی معاملہ ہے، بظاہر تو پہلے منتخب امیر کا حق ہے کہ اسے جماعتی نظام چلانے کا موقع دیا جائے، اگر کہیں سقم ہو تو باہمی مشاورت سے اس کا حل تلاش کیا جائے۔ ایک امیر کی موجودگی میں چند افراد کا کسی دوسرے شخص کو منتخب کر لینا صحیح نہیں ہے، نیز عالم دین کا بیان کردہ ترجمہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی نبی کی بیوی کبھی بدکار نہیں رہی ہے۔ [ابن کثیر، ص: ۳۹۲، ج۴]

نیز فرماتے ہیں کہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کا ہی بیٹا تھا، لیکن اخلاق و کردار میں ان کے نقش قدم پر نہیں چلتا تھا۔ [ابن کثیر، ص: ۴۴۸، ج۲]

حضرات انبیا علیہم السلام پر اس طرح کے الزامات لگانا یہودیانہ ذہنیت تو ہو سکتی ہے، لیکن ایک مسلمان کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ انبیائے کرام f کے بارے میں ایسی باتیں ذہن میں لائے جو عقل و نقل کے خلاف ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:409